آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ
AGA KHAN UNIVERSITY EXAMINATION BOARD

آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

ای مارکنگ نوٹس برائے 'اسلامیات' ایس ایس سی سالِ دُوم، سالانہ امتحانات ۲۰۲۴ء

تعارف:

اس رپورٹ میں طلبہ کے ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تأثرات اور طلبہ کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں شامل ہیں، جو دیے گئے تأثرات کی توجیہ کرتی ہیں۔ بہ رائے مہربانی اس بات کو مدِّ نظر رکھا جائے کہ یہ بیانیہ تأثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور ناقص جوابات کے عمومی خیال کو ظاہر کرتے ہیں، جب کہ اس دستاویز میں شامل کیے گئے طلبہ کے جوابات دیے گئے تأثرات میں سے چند مخصوص مثالوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ای مارکنگ نوٹس:

یہ رپورٹ امتحانی پرچے میں شامل ہر سوال پر طلبہ کی کارکردگی پر ممتحنوں کی رائے اور طلبہ کی طرف سے دیے گئے جوابات کی چند مثالوں پر مشتمل ہے۔ یہ رائے طلبہ کی طرف سے دیے گئے بہتر اور ناقص جوابات کے بارے میں ای مارکنگ میں حصّہ لینے والے ممتحنوں کے مجموعی تأثرات کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے، لیکن یہ ذہن میں رہے کہ یہاں پیش کیے گئے طلبہ کے جوابات بہ طورِ مثال دیے گئے ہیں۔

ایس ایس سی 'سالِ دُوم' اسلامیات کا پرچہ دُوم **چار سوالات** پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر ایک اور سوال نمبر دو، دونوں کے دو دو اجزا ہیں، جو نصاب میں شامل 'قرآن و حدیث' سے ترتیب دیے گئے ہیں، سوال نمبر تین کے بھی دو اجزا ہیں جو موضوعاتی مطالعے سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ سوال نمبر چار مفصل تفصیلی (ERQ) جواب کا سوال ہے، اس کے بھی دو اجزا ہیں، لیکن ان میں سے کسی ایک جُزو کو حل کرنا ہوتا ہے۔ یہ دونوں بھی موضوعاتی مطالعہ سے لیے گئے ہیں۔ پرچے کے اس حصّے میں مختصر تعمیری جوابی سوالات (CRQs) / مفصل جوابی سوالات (ERQs) کے ذریعے طلبہ کی لغوی اور گہری معنوی سمجھ بوجھ کے ساتھ ان کی استدلالی صلاحیت کی بھی جانچ ہوتی ہے۔

اساتذہ اور طلبہ کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ سوالات ایسے انداز میں پوچھے جاسکتے ہیں کہ جن سے کسی حاصلِ تعلم (SLO) کے مطابق ان کی معلومات، سمجھ بوجھ اور علم کے اطلاق کی بھی جانچ ہو۔ طلبہ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کسی بھی سوال کو دیے گئے نمبرات (Marks) دراصل جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی جگہ کے مطابق ہوتے ہیں، جو اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ مطلوبہ جواب کتنا طویل ہونا چاہیے۔ زیادہ نمبرات (Marks) کے حصول کے لیے غیر ضروری طوالت درکار نہیں۔ مخصوص جگہ سے زیادہ لکھنا دوسرے سوالات کے لیے دیے گئے وقت کو ضائع کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلّمی حاصلاتِ طلبہ (SLOs) میں استعمال ہونے والے کلماتِ امریہ (Command Words) سے واقف ہوں کیوں کہ یہی کلماتِ امریہ (Command Words) سوالات میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ! یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ

تمام سوالات میں کلماتِ امریہ (Command Words) استعمال نہیں ہوتے بلکہ 'کیوں'، 'کیسے' اور 'کیا' جیسے سوالیہ الفاظ بھی سوالات کا حصّہ ہو سکتے ہیں۔

عمومی تبصرہ:

زیادہ تر طلبہ نے اکثر سوالات میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ تاہم !کچھ جوابات اِس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ طلبہ سوال کے متن کو سمجھنے میں ناکام رہے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ کچھ طلبہ کو سوالات میں استعمال کیے گئے کلماتِ امریہ (Command Words) کے مطابق اپنے جوابات کو پیش کرنے میں دشواری پیش آئی۔ ساتھ ہی 'غزوات' کو سمجھنے میں خاص توجہ درکار ہے۔

توجہ فرمایئے ! اس دستاویز میں طلبہ کی طرف سے تحریری جوابات کے جو عکس شامل کیے گئے ہیں، ان میں کسی قسم کی ترمیم و تصحیح (جیسے: قواعد، املا، ترتیب اور حقائق پر مبنی معلومات وغیرہ) نہیں کی گئی ہے۔

تفصیلی تأثرات

مختصر/تعمیری جوابی سوالات (CRQs) اور مفصل جوابی سوالات (ERQs)

سوال نمبر ۱ (الف)	
سوال	مکی و مدنی سورتوں کی کوئی **تین** خصوصیات بیان کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	5.1.1
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	مکی و مدنی سورتوں کی خصوصیات بیان کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	مکی و مدنی سورتوں کی ایک خصوصیت لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (**تین** درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	بہ حیثیتِ مجموعی اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی بہت بہترین رہی۔ طلبہ نے اس سوال کو سیاق و سباق کے پیشِ نظر سمجھا اور جامع انداز میں جواب دیتے ہوئے مکی و مدنی سورتوں کی خصوصیت سے متعلق تمام نِکات کا احاطہ کیا گیا۔
بہتر جواب کی صورتیں	طلبہ نے لکھا کہ 'جو سورتیں ہجرت سے قبل نازل ہوئیں وہ مکی جب کہ وہ سورتیں جو ہجرت کے بعد نازل ہوئیں، مدنی کہلاتی ہیں'، 'مکی سورتوں میں زیادہ تر اللہ تعالیٰ نے 'اے انسانو!' کہہ کر پکارا ہے، جب کہ مدنی سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے 'اے ایمان والو' کہا ہے'، 'مکی سورتیں چھوٹی ہوتی ہیں، جب کہ مدنی سورتیں عموماً طویل ہوتی ہیں' وغیرہ۔
بہتر جواب کا عکس	(مثال نمبر ۱) 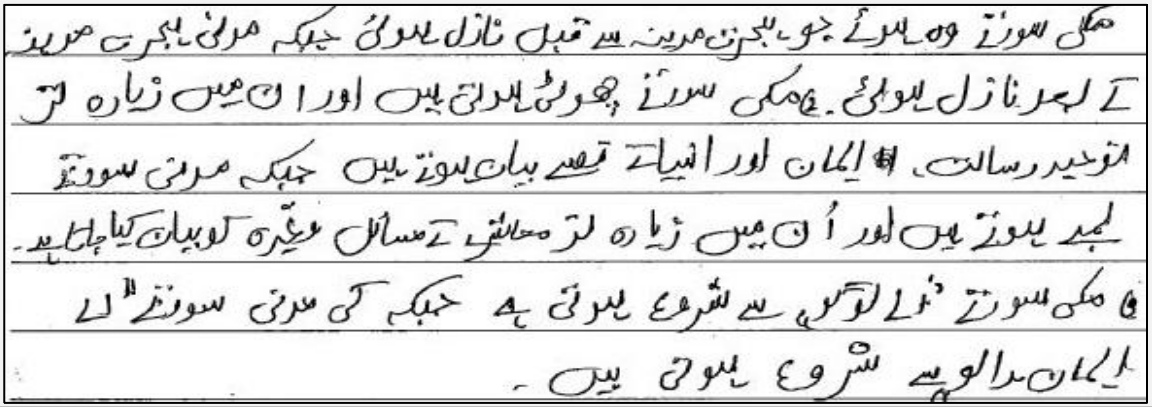 مکی سورتیں وہ ہوئے جو ہجرت مدینہ سے قبل نازل ہوئی جبکہ مدنی ہجرت مدینہ کے بعد نازل ہوئی۔ مکی سورتیں چھوٹی ہوتی ہیں اور ان میں زیادہ تر توحید رسالت، ایمان اور انبیاء کے قصے بیان ہوتے ہیں جبکہ مدنی سورتیں لمبی ہوتی ہیں اور اُن میں زیادہ تر معاشی مسائل وغیرہ کو بیان کیا جاتا ہے۔ مکی سورتیں اے لوگو سے شروع ہوتی ہے جبکہ کی مدنی سورتیں اے ایمان والو سے شروع ہوتی ہیں۔

	(مثال نمبر ۲) **مکی سورتیں** | **مدنی سورتیں** • مکی سورتیں عموماً چھوٹی ہوتی ہے۔ | • مدنی سورتیں عموماً بڑی ہوتی • اس کی تعداد ہے 86 (۸۶) | • اس کی تعداد ہے (28) ۲۸ • اس میں توحید و رسالت، آخرت، منکرین لوگوں کے انجام اور انبیاء علیہ السلام کے واقعے | • اس میں شریعت کے تفصیلی احکامات بیان کیے جاتے ہیں، جہاد، قتال • اس میں مومنین کے ساتھ مشرکین کو خطاب کیا گیا | • اس میں مسلمانوں کے ساتھ منافقین
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد اس سوال کو سمجھنے سے ہی قاصر رہی۔ یعنی مکی اور مدنی سورتوں کی وہ خصوصیات بیان کیں، جو سیاق و سباق اور حقائق سے دور تھیں۔ مثلاً: طلبہ نے لکھا کہ 'مکی اور مدنی سورتوں کو سونے کے پانی سے لکھا جاتا ہے'، 'مکی اور مدنی سورتوں کو حضرت جبرائیلؑ کے ذریعے نازل کیا گیا'، 'مکی سورتیں آسان جب کہ مدنی سورتیں مشکل'، 'مکی و مدنی سورتوں میں جنگوں کا ذکر ہے' وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	① مکی و مدنی کی یہ خوبیت ہے کہ وہ اسلام کے بارے میں بڑی خوبصورتی سے روایت دینی ہے۔ ② مکی و مدنی سورتوں میں اللہ نے بڑے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ③ مکی و مدنی سورتوں میں تمام جنگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر)	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• عملی مظاہرہ	

اضافی تجویز: اساتذہ جب بھی مکی و مدنی سورتیں پڑھائیں، تو ان دونوں کے درمیان فرق کے ساتھ اُن کی الگ الگ خصوصیات تفصیل سے پڑھائیں، اس کے ساتھ اگر کمرۂ جماعت میں چارٹ بنا کر مکی و مدنی سورتوں کی خصوصیات کو آویزاں کر دیا جائے، تو مکی و مدنی سورتوں سے متعلق طلبہ کی تفہیم زیادہ بہتر رہے گی۔ ساتھ ہی طلبہ کو حاصلِ تعلم (SLO) میں موجود کلمۂ امریہ (Command Word) کی بھی تفہیم کرائیں۔

سوال نمبر ۱	
(ب)	قرآنِ مجید آخری الہامی کتاب ہے۔ کسی بھی دو قرآنی آیات کے مفہوم کی روشنی میں حفاظتِ قرآن کو بیان کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	5.1.4
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	قرآنی آیات کی روشنی میں حفاظتِ قرآن سے متعلق وضاحت کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	حفاظتِ قرآن سے متعلق کسی بھی ایک قرآنی آیت کا ترجمہ یا مفہوم لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی بہترین رہی۔ بہ حیثیتِ مجموعی طلبہ نے اُن تمام آیات کا احاطہ کیا، جو حفاظتِ قرآن سے متعلق تھیں۔
بہتر جواب کی صورتیں	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے جن آیات کو بہ طورِ مفہوم لکھا ان میں: ''اور ہم نے یہ ذکر آپ پر نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' (الحجر: 09)، ''بے شک ہمارے ہی اوپر اس کے پڑھانے اور جمع کرنے کی ذمہ داری ہے۔'' (القیامہ: 17)، ''اس میں دائیں اور بائیں سے کوئی باطل داخل نہیں ہو سکتا۔'' (فصلت: 42)، ''یہ کتاب شک و شبہ سے بالا تر ہے۔'' (البقرہ: 02)، وغیرہ، آیات شامل تھیں۔
بہتر جواب کا عکس	(مثال نمبر ۱) یہ قرآن ہم نے نازل کیا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔" یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔" (مثال نمبر ۲) قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ دار خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔ حفاظتِ قرآن کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے: "ہم نے یہ ذکر (قرآن مجید) نازل فرمایا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔" ایک موقع میں رب العالمین کا ارشاد ہے: "اس کتاب ~~[illegible]~~ کو جمع کرنے اور اس کی تلاوت کی ذمہ داری میری ہے۔"

ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد نے حفاظتِ قرآن سے متعلق صحیح آیات کا انتخاب نہیں کیا، مثلاً: طلبہ نے لکھا کہ 'اہلِ ایمان اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں'، 'صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کرو'، 'نماز اور صلوٰۃ کے ساتھ قرآنِ مجید حفظ کرنا ضروری ہے'، وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	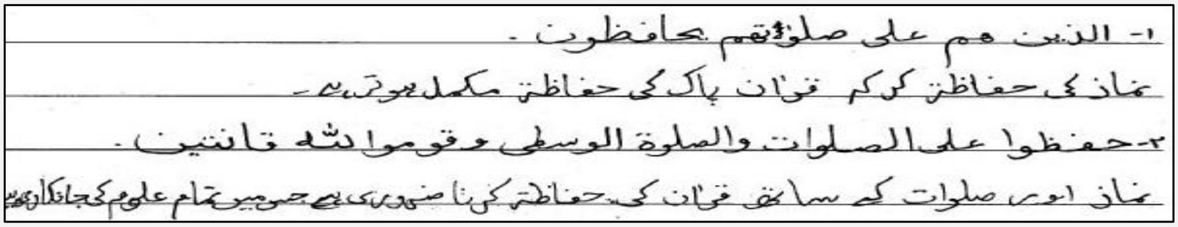 ۱- الذین ھم علی صلوٰتھم یحافظون ۔ نماز کی حفاظت کریں قرآن پاک کی حفاظت مکمل ہوتی ہے۔ ۲- حٰفظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وقوموا للہ قانتین ۔ نماز اور صلوات کے ساتھ قرآن کی حفاظت کرنا ضروری ہے جس میں تمام علوم کی جانکاری ہے

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب بھی حفاظتِ قرآن کا موضوع پڑھائیں، تو طلبہ کو وہ مشہور قرآنی آیات کا مفہوم ضرور سمجھائیں جن کا تعلق 'حفاظتِ قرآن' سے متعلق ہو۔

سوال نمبر ۲ (الف)	
سوال	حدیث اور سنت کے فرق کو دو نِکات میں بیان کیجیے۔
تعلمی حاصل طلبہ (نمبر)	6.1.1
تعلمی حاصل طلبہ (عبارت)	حدیث اور سنت کے فرق کو مثالوں سے واضح کر سکیں۔
کُل نمبر	2

تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	حدیث اور سنت کے درمیان ایک فرق لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	حدیث اور سنت کے فرق سے متعلق اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی بہترین رہی۔ مجموعی طور پر طلبہ نے حدیث اور سنت کا فرق نہ صرف سمجھا بلکہ مثالوں کے ساتھ بہترین انداز میں سوال کا احاطہ کیا۔
بہتر جواب کی صورتیں	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے لکھا کہ 'حدیث کے لغوی معنی خبر، جب کہ سنت کے لغوی معنی طریقہ'، 'حدیث کے اصطلاحی معنی حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا قول، فعل جب کہ سنت سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا طریقہ'۔ بعض طلبہ نے حدیث اور سنت کے فرق میں مثالیں پیش کیں، مثلاً: 'اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے'، 'حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سیدھے ہاتھ سے کھانا تناول فرماتے تھے'، وغیرہ۔
بہتر جواب کا عکس	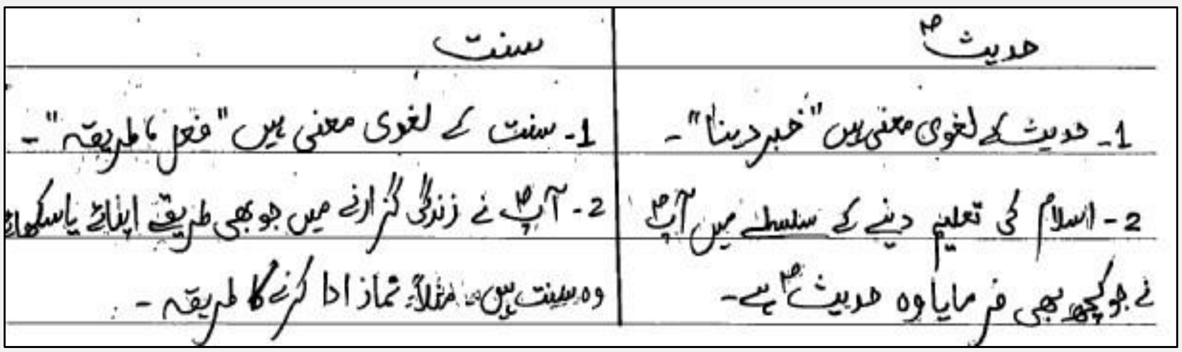
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد سوال میں موجود حدیث اور سنت کے فرق کو نہیں سمجھ سکی۔ طلبہ نے لکھا کہ 'حدیث ہماری زندگی میں بہت اہمیت رکھتی ہے'، 'حدیث میں چھوٹی چھوٹی باتیں بتائی جاتی ہیں'، 'حدیث کو مختصراً بیان کیا جاتا ہے، جب کہ سنت کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے' وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	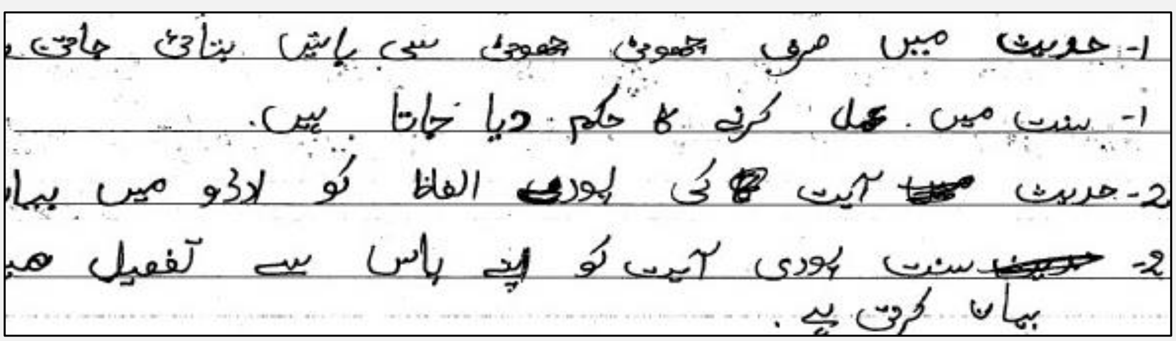

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر)	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال

(Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب حدیث اور سنت کا فرق سمجھائیں، تو مثالیں پیشِ نظر رکھیں تاکہ طلبہ حدیث اور سنت کے فرق کو مثالوں سے سمجھ سکیں۔ ساتھ ہی طلبہ کو حاصلِ تعلم (SLO) میں موجود کلمۂ امریہ (Command Word) کی بھی تفہیم کرائیں۔

سوال نمبر ۲ (ب)	
سوال	إِنَّ اَللّٰهَ لَا يَنۡظُرُ إِلَى اَجۡسَادِكُمۡ وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمۡ وَلٰكِنۡ يَنۡظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمۡ۔ (حدیث : 19) دی گئی حدیث کا عملی زندگی میں کس طرح اطلاق ہو سکتا ہے؟ کوئی دو اطلاقات بیان کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	6.2.4
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	ذیلی عنوان 6.2 میں موجود منتخب احادیث میں اخلاقی اور سماجی زندگی گزارنے کے لیے جو اسباق ملتے ہیں، اُن کا اطلاق کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	حدیث کا عملی زندگی سے متعلق اطلاق لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی بہت ہی بہترین رہی۔ مجموعی طور پر طلبہ نے حدیث کو نہ صرف سمجھا بلکہ بہترین انداز میں عملی زندگی سے متعلق اطلاقات بھی بیان کیے۔
بہتر جواب کی صورتیں	طلبہ نے لکھا کہ 'صورت کے بہ جائے سیرت کو پرکھا جائے'، 'نمود و نمائش سے بچا جائے'، 'ہر کام اللہ کے لیے کیا جائے'، 'تکبر سے بچا جائے'، 'حسد سے بچا جائے'، 'دکھلاوا نہ ہو'، 'عبادت کی جائے تو اُس میں اللہ کی رضا شامل ہو'، وغیرہ۔

بہتر جواب کا عکس	1) جب اللہ کی عبادت کریں تو اس میں خلوص نیت شامل ہو مثلاً نماز پڑھے تو پورے خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھے، روزہ رکھے تو صرف اللہ کی رضا کے لیے رکھے 2) کسی غریب کی، مسکین یا یتیم کی مدد کرے تو اس میں کسی قسم کا دکھاوا، یا کوئی دنیاوی فائدہ مقصود نہ ہو بلکہ صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہو۔
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد حدیث کو بہتر طور پر نہیں سمجھ سکی۔ بعض نے لکھا کہ 'حدیث پر عمل کرنے سے ہماری زندگی میں بہت اچھے اثرات مرتب ہوں گے'، 'حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا ہر عمل ہمارے لیے اسوہ ہے'، 'ہمیں حدیث میں اللہ کی وحدانیت کا درس ملتا ہے۔' بعض نے لکھا کہ 'نماز اور زکوٰۃ وقت پر ادا کرنی چاہیے' وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	۱) اس حدیث کی مدد سے ہم ہماری زندگی میں بہت سارے اچھے اعمال مرتب ہو جائیں گے۔ ۲) اس حدیث کے ذریعے سے ہمیں اللہ کی وحدانیت کا سبق ملتا ہے اور اللہ ہی مہربان ہے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب 'حدیث کے اطلاقات کے بارے میں گفتگو کریں، تو سب سے پہلے حدیث کی تفہیم کرائیں، کیوں کہ یہ دیکھا گیا ہے کہ جو طلبہ حدیث کا اطلاق نہیں کر سکے، وہ اصلاً حدیث کو ہی نہیں سمجھ سکے۔

سوال نمبر ۳	
(الف)	حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر عائد ذمہ داریوں 'تزکیہ' اور 'کتاب' کی تعلیم کو بیان کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	7.2.3
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر عائد کردہ ذمہ داریوں (تلاوتِ آیات، تزکیہ، کتاب و حکمت کی تعلیم) کو بیان کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ایک ذمہ داری سے متعلق ایک نکتہ لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	یہ سوال حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر عائد ذمہ داریوں سے متعلق تھا، مجموعی طور پر طلبہ کی کارکردگی بہتر رہی۔
بہتر جواب کی صورتیں	طلبہ نے لکھا کہ 'تزکیہ سے مراد جسمانی پاکیزگی اور کتاب سے مراد شریعت'، 'تزکیہ سے مراد اندرونی پاکیزگی اور کتاب سے مراد قرآنِ مجید'، 'تزکیہ سے مراد روح کی پاکیزگی اور کتاب سے مراد احکام الٰہی'، 'اپنے جسم کو جھوٹ اور دھوکے جیسے عناصر سے پاک کرنا' وغیرہ۔
بہتر جواب کا عکس	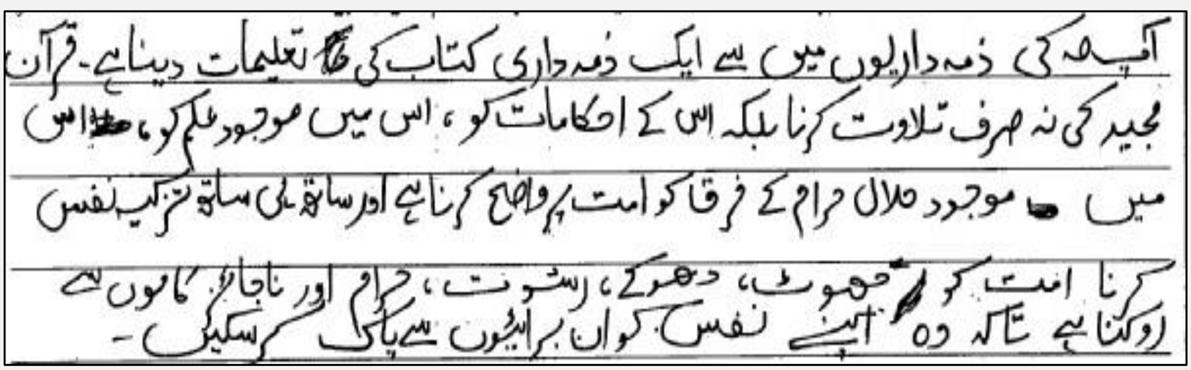 آپ ﷺ کی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری کتاب کی تعلیمات دینا ہے۔ قرآن مجید کی نہ صرف تلاوت کرنا بلکہ اس کے احکامات کو، اس میں موجود علم کو، اس میں موجود حلال حرام کے فرق کو امت پر واضح کرنا ہے اور ساتھ ہی ساتھ تزکیہ نفس کرنا امت کو جھوٹ، دھوکے، رشوت، حرام اور ناجائز کاموں سے روکنا ہے تاکہ وہ اپنے نفس کو ان برائیوں سے پاک کر سکیں۔
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی ایک اوسط تعداد، سوال کو نہیں سمجھ سکی۔ طلبہ نے تزکیہ اور کتاب کے معنوں کو سمجھا ہی نہیں، مثلاً: طلبہ نے لکھا کہ 'حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اپنے کام خود کرتے'، 'ہمیشہ سچ بولتے'، 'رواداری کا مظاہرہ کرتے'، 'قرآنِ مجید لوگوں تک پہنچاتے'، 'قرآنِ مجید کی تلاوت فرماتے' وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	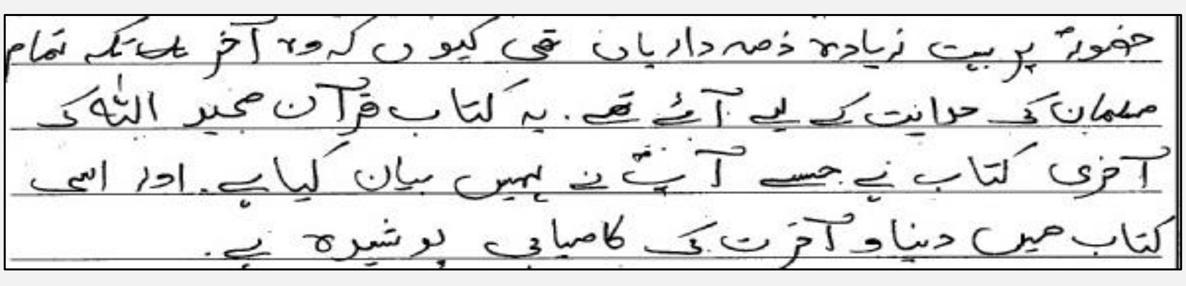 حضورؐ پر بہت زیادہ ذمہ داریاں تھی کیوں کہ وہ آخر تک تمام مسلمان کی ہدایت کے لیے آئے تھے۔ یہ کتاب قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے جسے آپؐ نے ہمیں بیان کیا ہے۔ اور اسی کتاب میں دنیا و آخرت کی کامیابی پوشیدہ ہے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب 'حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر عائد ذمہ داریوں' کو واضح کریں، تو ہر ذمہ داری کو مثالوں کے ساتھ بیان کریں تاکہ طلبہ کی مکمل تفہیم ہو سکے، مثلاً: 'کتاب' سے مراد قرآنِ مجید ہے، مثالوں سے بتایا جائے کہ یہ شریعت کی آخری کتاب ہے، اس میں احکامات ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی یہ ذمہ داری تھی کہ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر نازل ہوتا، آپؐ اُسے تمام لوگوں تک پہنچاتے۔ اسی طرح حاصلِ تعلّم میں مذکور تمام ذمہ داریوں کو مثالوں کے ساتھ سمجھایا جائے۔

سوال نمبر ۳ (ب)	
سوال	غزوۂ خیبر کے کوئی **تین** نتائج بیان کیجیے۔
تعلّمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	7.3.3
تعلّمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی زندگی میں ہونے والے اہم غزوات (غزوۂ بدر، اُحد، احزاب اور خیبر) کے اسباب و واقعات کی وضاحت کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	غزوۂ خیبر سے متعلق ایک نتیجہ لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (**تین** درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	بہ حیثیتِ مجموعی طلبہ اس سوال میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکے۔ جوابات دیکھ کر اندازہ ہوا کہ طلبہ میں 'سلسلۂ غزوات' کی صحیح تفہیم نہیں ہو سکی۔ زیادہ تر طلبہ نے نتائج کے بہ جائے حالات و واقعات لکھے۔

بہتر جواب کی صورتیں	طلبہ نے غزوۂ خیبر کو دوسری غزوات سے خلط ملط کر دیا، تاہم! جن طلبہ نے سوال کو سمجھا، انھوں نے غزوۂ خیبر کے نتائج تفصیل سے بیان کیے۔ مثلاً: طلبہ نے لکھا کہ 'مسلمانوں کو مالِ غنیمت ملا'، 'یہودی جزیہ دینے پر راضی ہوگئے'، 'مدینے سے یہود کا اثر و رسوخ ختم ہو گیا'، 'اسلام کو وُسعت ملی' وغیرہ۔
بہتر جواب کا عکس	(مثال نمبر ۱) • غزوہ خیبر میں آپ ﷺ کے ساتھ شیر خدا حضرت علی رض تھے اور یہ جنگ مسلمانوں نے فاتح کی۔ • خیبر کا کنٹرول مسلمانوں کے پاس آگیا اور مسلمانوں نے اسلام کا جھنڈا ایک بار پھر بلند کیا۔ • اس فاتح کے بعد غیر اسلامی ریاستوں کو اسلام اور مسلمانوں کی طاقت کا اندازہ ہو گیا۔ (مثال نمبر ۲) ① غزوہ خیبر میں جو یہودی مسلمانوں کے خلاف سازشیں کر رہے تھے ان تمام برائیوں کا خاتمہ ہو گیا۔ ② پورے عالم کو یہ پتا چلا کہ مسلمان ~~کا~~ ایک طاقت ور ریاست بن چکی ہے اور وہ اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔ ان کو ختم کرنا اب ممکن نہیں ہے۔ ③ لوگوں کا رجوع اسلام کی طرف بڑھ گیا جب آپ ﷺ نے یہودیوں کو معاف کر کے ان کے آدھے باغ ان کو واپس کر دیا۔
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ نے غزوۂ خیبر کے بہ جائے مختلف غزوات کو شامل کیا۔ مثلاً: طلبہ نے لکھا کہ 'مسلمانوں کو شدید مالی نقصان اٹھانا پڑا'، 'مسلمان تیر انداز پہاڑی سے اتر آئے'، 'حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے خندق کھدوانے کا حکم ارشاد فرمایا'، 'مسلمانوں کو شکست ہوئی' وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	غزوہ خیبر کا نتائج یہ ہوئی ہے اس جنگ میں بہت سے مسلمان شہید ہوئے اور بہت سارے قتل کی گئے۔ غزوہ خیبر میں مسلمان کا مال سب ان سے لگایا۔ اور مسلمانوں کو سزا سے دوچار کیا گیا۔ مسلمانوں کو ایک بڑا نقصان کا سامنا کرنا پڑا

بہتری کے لیے تجاویز(موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز(Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول(وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی(Fish and Bone)	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform

• تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب غزوات کو پڑھائیں، تو تمام غزوات کو 'چارٹ' کی صورت میں کمرۂ جماعت میں آویزاں کر دیں یا پھر بچوں کو تصویری اسائنمنٹ دے دیں تاکہ غزوات کا صحیح فہم حاصل ہو سکے۔ مزید بر آں! اگر غزوات کو ملٹی میڈیا کے ذریعے پڑھائیں، تو طلبہ کی تفہیم مزید بہتر ہو سکے گی۔

مفصل جوابی سوالات (ERQs) میں حصہ 'الف' اور 'ب' میں سے کوئی ایک درکار ہے۔

سوال نمبر ۴ (الف)	
سوال	اسلام پر صرف ایمان لانا ہی کافی نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ سنتِ نبوی پر عمل پیرا ہو کر معاشرے میں کس طرح مثبت تبدیلیاں لائی جا سکتی ہیں؟ **چھے** مثالوں سے تجزیہ کیجیے۔
تعلمی حاصل طلبہ (نمبر)	7.4.3
تعلمی حاصل طلبہ (عبارت)	آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے ان خصائل و شمائل پر عمل پیرا ہو کر معاشرے میں کس طرح مثبت تبدیلیاں لائی جا سکتی ہیں، اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔
کُل نمبر	6
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	تبدیلی سے متعلق ایک مثال مع تجزیہ پر ایک نمبر دیا جائے (**چھے** درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	حصہ 'الف' جو کہ سنتِ نبوی پر عمل پیرا ہو کر معاشرے میں مثبت تبدیلیوں سے متعلق تھا، مجموعی طور پر طلبہ نے عمدگی کے ساتھ اس سوال کو سمجھتے ہوئے اپنی آرا کا اظہار دلائل کے ساتھ کیا۔ اس سے یہ نکتہ بھی واضح ہوا کہ طلبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اخلاق و عادات اور خصائل کو اپنا کر معاشرے میں مثبت تبدیلیاں دیکھنا چاہتے ہیں۔ (**نوٹ:** مفصل تفصیلی جواب (ERQ) میں طلبہ کو حصہ 'الف' اور 'ب' میں سے کوئی ایک حل کرنا ہوتا ہے۔ حصہ الف میں سنتِ نبوی پر عمل پیرا ہو کر معاشرے میں مثبت تبدیلیوں سے متعلق طلبہ آرا پوچھی گئی تھیں، جب کہ حصہ ب میں 'گھر کا ماحول خوش گوار رکھنے کے لیے تجاویز پوچھی گئی تھیں (تفصیلات حصہ 'ب' میں آئیں گی)'، اکثریت نے حصہ 'ب' کا نہ صرف انتخاب کیا بلکہ عمدہ اور کارآمد تجاویز بھی دیں۔)

بہتر جواب کی صورتیں	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے لکھا کہ 'باعمل مسلمان بننا چاہیے'، 'زکوٰۃ ادا کریں گے تو غربت و افلاس کم ہوگی'، 'نماز کی پابندی کریں گے تو اتحاد و یک جہتی کو فروغ ملے گا'، 'لوگوں سے حسنِ سلوک سے پیش آئیں تاکہ لوگوں کا اخلاقی معیار بلند ہو'، 'غربا کی بے لوث مدد کریں تاکہ مال بھی پاکیزہ ہو اور مدد بھی ہو جائے'، 'گالم گلوچ سے بچا جائے'، وغیرہ۔
بہتر جواب کا عکس	 (الف) جس طرح ایک حدیث کا مفہوم بھی ہے کہ انسان اپنی صورت سے کبھی بھی اللہ تعالیٰ کو خوش کر سکتا یعنی اس کو کچھ ایسا عمل بھی کرنا پڑے گا جو اس کو باعمل مومن یعنی پُرعمل مسلمان بنائے۔ اس کے لیے ہم سب کو چاہیے کہ ہم نبی پاکؐ کے سیرت کو پڑھیں اور آپؐ کے اعمال سے سیکھیں یعنی سنتِ نبوی پر عمل کریں۔ یہ وہ چھ سنتِ نبوی ہیں جن پر ہمیں عمل سب سے پہلے کرنا ہیں تاکہ معاشرے میں بہتری لا سکیں۔ 1) جھوٹ سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی جھوٹ بولنے سے منع کریں تاکہ معاشرے میں لوگ ایک دوسرے پر بھروسا کر سکیں 2) دین کے تعلیمات دوسروں تک پہنچائیں جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوگا اور آخرت سنور جائے گی۔ 3) بچوں سے شفقت سے پیش آئیں تاکہ وہ آپ کی بات سنے اور سمجھے اور آپ کے ساتھ پیار محبت سے رہیں۔ 4) بچوں کی بیجا خواہشات پوری نا کریں جس سے اُن کی عادتیں خراب نہیں ہونگی۔ 5) بڑوں کا ادب کریں تاکہ کل کو آپ کے چھوٹے آپ کا بھی ادب کریں۔ 6) ہمیشہ پاک و صاف رہیں اس سے صحت اچھی ہوتی ہے۔ اور بیماریوں سے بچاؤ خود با خود ہو جاتا ہے۔
ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد اس سوال کو سمجھ نہیں سکی۔ ایسے طلبہ نے مثالوں کے بہ جائے سنتِ نبوی کی اہمیت پر زیادہ زور دیا۔ مثلاً: طلبہ نے لکھا کہ 'اللہ پر رسول پر ایمان لانا بہت ضروری ہے'، 'سچ بولنا چاہیے'، 'الہامی کتب پر ایمان لانا چاہیے'، 'ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے'، وغیرہ۔

ناقص جواب کا عکس	
ناقص جواب کا عکس	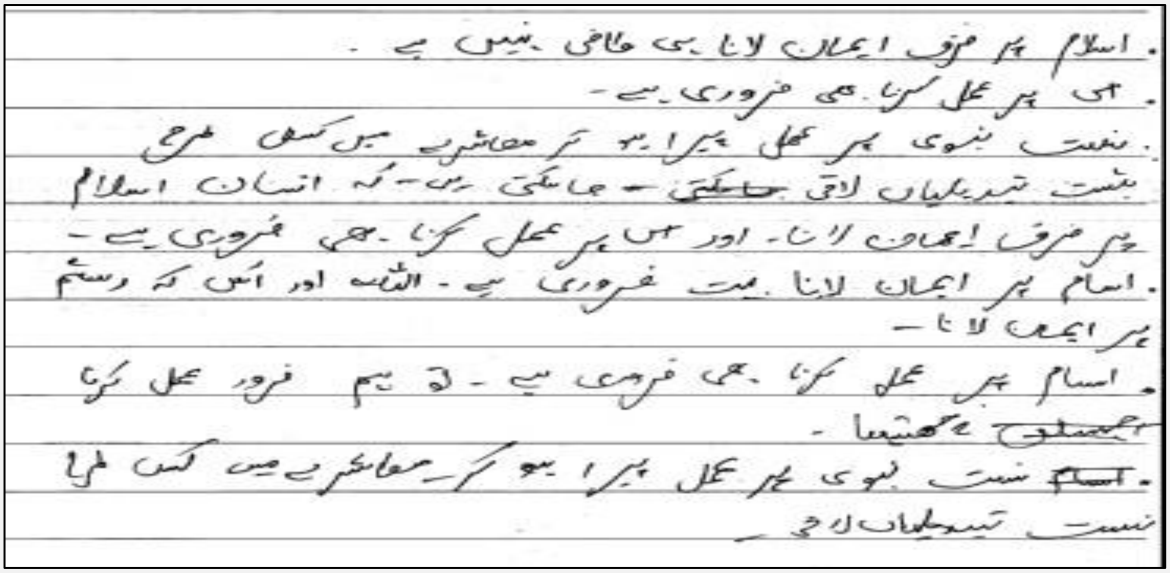 . اسلام پر صرف ایمان لانا ہی کافی نہیں ہے۔ . اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ . سنت نبوی پر عمل پیرا ہو کر معاشرے میں کس طرح مثبت تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں۔ کہ انسان اسلام پر صرف ایمان لانا۔ اور اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ . اسلام پر ایمان لانا بہت ضروری ہے۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ . اسلام پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ تو ہم ضرور عمل کرنا ~~اسلام~~ کے بارے میں سیکھنا۔ . ~~اسلام~~ سنت نبوی پر عمل پیرا ہو کر معاشرے میں کس طرح مثبت تبدیلیاں لائی۔

بہتری کے لیے تجاویز(موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز(Command words) کی توقعات[یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز:

سوال نمبر ۴ (ب)	
سوال ۴	گھر میں سکون سے رہنا ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے۔ گھر کا ماحول خوش گوار رکھنے کے لیے کوئی **چھ** طریقے تجویز کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	7.6.4
تعلمی حاصلِ طلبہ	افرادِ خانہ کے مابین اچھے تعلقات کی بنیادیں کس طرح اُستوار ہو سکتی ہیں، تجاویز دے سکیں۔

(عبارت)	
کُل نمبر	6
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	ماحول خوش گوار رکھنے سے متعلق ایک طریقہ لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (چھے درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال میں طلبہ کی کارکردگی بہترین رہی۔ مجموعی طور پر طلبہ نے گھر کے ماحول کو بہتر بنانے کے لیے بہترین اور جامع انداز میں طریقے تجویز کیے۔
بہتر جواب کی صورتیں	طلبہ نے لکھا کہ 'ایک دوسرے کا خیال رکھا جائے تاکہ آپس میں محبت پروان چڑھ سکے'، 'ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں شریک ہوا جائے تاکہ اتحاد و یگانگت کو فروغ مل سکے'، 'ضرورت پڑنے پر ایک دوسرے کی مدد کی جائے تاکہ کمی محسوس نہ ہو'، 'ایک دوسرے کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی نہ کی جائے تاکہ ذاتی معاملات نہ بگڑیں'، 'گھر کے سربراہ (ماں باپ) کی بات مانی جائے تاکہ یہ احساس ہو کہ ہمارا کوئی بڑا بھی ہے'، 'ایک دوسرے کو دینی کاموں کی رغبت دلائی جائے تاکہ گھر میں دینی تعلیمات کا فروغ ہو'، 'برے کام کو روکنے کے لیے احسن طریقہ اپنایا جائے تاکہ دل آزاری نہ ہو'، وغیرہ۔
بہتر جواب کا عکس	(مثال نمبر ۱) 1۔ گھر کے ماحول کو خوشگوار رکھنے کا سب سے پہلا طریقہ ہے کہ جب بھی گھر میں کوئی فیصلہ لیا جائے تو اس میں سب کی رائے شامل ہونی چاہیے۔ 2۔ گھر میں چھوٹوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بڑے بہن بھائی اور ماں باپ کو دل سے عزت دے اور ان کی خدمت میں پیش رہے اور بڑوں کو چاہیے کہ وہ اپنے چھوٹے بچوں سے پیار کرے نہ کہ ڈانٹ ڈپٹ کرے 3۔ ماں باپ کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم سے آراستہ کرے اور قرآن کو اور حدیث کو مدِنظر رکھتے ہوئے صحیح اور غلط کے درمیان فرق واضح کرے۔ 4۔ اگر خدانخواستہ گھر میں کوئی مسئلہ درپیش آئے تو اسے شور شرابے اور ہنگامے کے بجائے صبر اور تحمل سے کام لیا جائے۔ 5۔ ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کی ضروریات پوری کریں اور اسی طرح بچوں کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ سے اپنی حیثیت سے باہر نکل کر کوئی چیز طلب نہ کرے 6۔ جس طرح ہمیں معلوم ہے کہ گھر میں سب کی کوئی نہ کوئی ذمہ داری ہوتی ہے تو سب کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو اُن کہے بنا بھی پورا کرے۔

(مثال نمبر ۲)

عائلی زندگی میں سب سے اہم کردار اہل بیت کے طریقے کو اپنانے کا ہے اسلام ہمیں اس چیز کی تعلیم دیتا ہے اور ہمارا اسلام بہت خوبصورت اور تمام برائیوں سے پاک ہے اہل بیت کو اپناتے ہوئے گھر میں امن وسکون قائم رکھنے نکات کی صورت میں درج ذیل ہیں۔

- گھر کے سربراہ:- گھر کے بڑوں کا خاص خیال رکھا جائے خاص کر کہ وہ جو باہر سے بیوی بچے اور گھر کو چلانے کے لئے کماتے ہیں ان سے دکھ درد کی بات نہ کی جائے جو ان کو زیب نہ دے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین لوگوں کی نہ دعا قبول ہوگی نہ نماز جن میں سے ایک بیوی ہے جس کا خاوند اس سے خوش نہ ہو۔
- اتفاق:- کوئی کام چھوٹا بڑا نہیں اگر گھر کے تمام افراد ایک ساتھ مل کر اس کام کو انجام دیں گے تو اللہ پاک اس میں برکت عطا فرمائیں گے۔
- احساس:- اگر گھر کا کوئی فرد مشکل یا پریشانی میں مبتلا ہے تو اس کو دلاسہ دیا جائے تاکہ وہ بھی اگلی بار ہمارے دکھ درد کا احساس کر سکے۔
- بڑوں کا ادب، چھوٹوں سے شفقت:- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہم چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں کی عزت و تکریم نہ کرے" اپنے ماں باپ کو اُف تک نہ کہا اور اپنی اولاد سے کبھی کوئی بُری بات نہ کہے۔
- ہمسایوں کے حقوق:- اپنے آباؤ اجداد کے پڑوسیوں کے دکھ درد میں شرکت کی جائے اور ان کا خاص خیال رکھا جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "خدا کی قسم! وہ مومن نہیں، خدا کی قسم! وہ مومن نہیں، خدا کی قسم! وہ مومن نہیں پوچھا گیا کون یا رسول اللہ فرمایا وہ شخص جس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو اس کے شر سے"
- مذہبی تعلیم گھر میں منعقد کیا جائے اور لوگوں کو گھر میں دین کی دعوت دے کر امن وسکون

ناقص جواب کی صورتیں	طلبہ کی قلیل تعداد اس سوال کو سمجھنے سے ہی قاصر رہی۔ طلبہ عائلی زندگی کی اہمیت اور معاشرے پر اس کے اثرات بیان نہ کر سکے بعض طلبہ نے عائلی زندگی کے بہ جائے صرف زوجین کے حقوق لکھے، بعض نے صرف عورتوں کے حقوق لکھے جب کہ بعض نے خاندانی نظام سے متعلق لکھا کہ خاندان میں کوئی نہ کوئی بڑا ہوتا ہے، خاندانی زندگی میں انسان اپنی ضروریات پوری کر سکتا ہے، خاندانی زندگی سے سکون ملتا ہے وغیرہ۔
ناقص جواب کا عکس	۱) اسلام میں خاندانی نظام کی بہت اہمیت ہے۔ کیونکہ خاندانی نظام میں سب مل جل کر رہتے ہیں۔ ۲) اس خاندانی زندگی میں خاندان کا کوئی نہ کوئی بڑا ہوتا ہے۔ جو اچھے اور برے فیصلوں کا بتاتا ہے۔ ۳) خاندانی زندگی میں کسی قسم کے کوئی مسئلے نہیں ہوتے۔ ۴) خاندانی زندگی میں انسان اپنی ہر ضروریں پوری کر سکتا ہے۔ ۵) خاندانی زندگی بچوں کو مثالیں ملتی ہیں مل جل کر رہنے کی۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ جب عائلی زندگی کو پڑھائیں تو ابتدا سے لے کر چلیں، جیسے کہ معنی و مفہوم، عائلی زندگی کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں اور اثرات وغیرہ۔ تاکہ طلبہ 'عائلی زندگی' کے تمام عناصر کو سمجھ سکیں۔ ساتھ ہی طلبہ کو حاصلِ تعلم (SLO) میں موجود کلمۂ امریہ (Command Word) کی تفہیم کرائیں۔

تدریسی حکمتِ عملی میں تعلمی حاصلاتِ طلبہ کا استعمال

Annex A: Pedagogies Used for Teaching the SLO

اسٹوری بورڈ (Storyboard)

وضاحت:

یہ ایک بصری طریقۂ تدریس ہے جس میں تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو پیش کرنے کے لیے تصویری مراحل کی ایک ترتیب کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ تدریس میں کہانی سنانے کے ذریعے سیکھنے والوں کو خیالات وواقعات کو مرتب کرنے اور پیچیدہ تصورات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

مثال:

طلبہ کو ادب (literature) کی کلاس میں ایک ناول، بصری طور پر دوبارہ سنانے کے لیے اسٹوری بورڈ بنانے کا کام سونپا جاتا ہے۔ اس ضمن میں وہ کلیدی مناظر کا نقشہ کھینچتے ہیں، سرخیاں (captions) لکھتے ہیں اور اپنی کہانیاں طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی پڑھنے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ، تفہیم میں بھی اضافہ ہوتا ہے جس سے اُن کے تخیّل (imagination) کو فروغ ملتا ہے۔

علت اور معلول (وجہ اور اثر) (Cause and Effect)

وضاحت:

یہ طریقۂ تدریس 'افعال / اعمال اور نتائج' کے درمیان تعلقات کو ظاہر کرتا ہے۔ وجہ اور اثر کے تعلقات کا تجزیہ کر کے، سیکھنے والے اپنے اندر اس بات کی گہری سمجھ پیدا کرتے ہیں کہ واقعات کس طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور کس طرح ایک فعل / عمل مختلف نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔

مثال:

طلبہ 'تاریخ' کی کلاس میں صنعتی انقلاب کے اسباب اور اثرات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ یہ تحقیق اور بحث کرتے ہیں کہ کس طرح کسی شے کی تیاری میں تکنیکی ترقی اہم سماجی تبدیلیوں کا باعث بنی، جیسے کہ شہری کاری (urbanisation) اور مزدوروں (labour) کی اصلاح کی تحریکیں۔

فش اینڈ بون (Fish and Bone)

وضاحت:

یہ ایک طریقۂ تدریس ہے جس میں کوئی موضوع طلبہ کو اس طرح پڑھایا جاتا ہے کہ ایک مچھلی کا ڈھانچہ بنا کر اُس کی بڑی ہڈی 'مرکزی موضوع' ہوتی ہے، جب کہ چھوٹی ہڈیاں اس موضوع سے متعلق دوسرے 'ضروری اجزا' ہوتی ہیں۔ اس طریقۂ تدریس سے ضروری تصورات اور ان کی متعلقہ وضاحتوں کو اجاگر کر کے فہم کو بڑھایا جاتا ہے۔

مثال:

انسانی جسم کی اندرونی ساخت (human anatomy) پر حیاتیات کی کلاس کے دوران انسانی ڈھانچے کے نظام کو سمجھنے کے لیے مچھلی اور ہڈی کی تکنیک کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ تدریس میں انسانی ڈھانچے (مچھلی) کے اہم اجزا کو پیش کیا جاتا ہے اور ہر ہڈی کی ساخت اور کام (ہڈیوں) کی وضاحت کی جاتی ہے۔

تصوراتی خاکہ (Concept Mapping)

وضاحت:

یہ مختلف مفکرین کے خیالات کے درمیان تعلقات کو بصری طور پر پیش کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ اس میں طلبہ کلیدی تصورات کو جوڑنے والے خاکے بناتے ہیں، جس سے ایک مضمون کی مجموعی ساخت کو سمجھنے میں معاونت ملتی ہے۔

مثال:

طلبہ نفسیات کے اسائنمنٹ میں شخصیت کے مختلف نظریات کا مطالعہ کرنے کے لیے تصوراتی خاکے کا استعمال کرتے ہیں۔ طلبہ یہ دیکھنے کے لیے کہ مختلف نظریات کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے، اُنھیں آپس میں جوڑتے ہیں، مثلاً: فرائیڈ(Freud) کا نفسیاتی تجزیہ، جنگ(Jung) کی تجزیاتی نفسیات، اور بانڈورا(Bandura) کا سماجی علمی نظریہ۔

سمعی بصری وسائل / ذرائع (Audio Visual Resources)

وضاحت:

اس طریقۂ تدریس میں ملٹی میڈیا کے ذریعے ویڈیوز، تصاویر اور آڈیوز کو اسباق میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ طریقۂ تدریس مختلف انداز سے سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے جس سے تعلیمی مواد کو مزید دل چسپ اور مؤثر بنایا جاتا ہے۔

مثال:

استاد جنرل سائنس کی کلاس میں نظامِ شمسی کے بارے میں پڑھانے کے لیے دستاویزی طرز کی ویڈیو کا استعمال کرتا ہے۔ ویڈیو میں سیاروں کی شان دار بصری متحرک تصاویر، ماہرینِ فلکیات کے ساتھ انٹرویوز اور پس منظر کی موسیقی شامل کی جاتی ہے، جس سے نظامِ شمسی کو سمجھنے میں طلبہ کی دل چسپی مزید بڑھ جاتی ہے۔

سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے (Think, Pair and Share)

وضاحت:

ایک باہمی (ایک دوسرے سے) سیکھنے کی تکنیک جہاں طلبہ انفرادی طور پر کسی سوال یا مسئلے پر غور کرتے ہیں، پھر پوری کلاس کے ساتھ اس مسئلے کو بیان کرنے سے قبل پہلے جوڑوں یا چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بیان کرکے اس پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کارپُر اثر تعامل، گفتگو میں نکھار اور متنوع نقطۂ نظر کو فروغ دیتا ہے۔

مثال:

استاد انگریزی ادب کی کلاس میں ایک ناول کے اخلاقی المیے / پیچیدگی کے بارے میں سوچنے کے لیے سوال اٹھاتا ہے۔ طلبہ پہلے انفرادی طور پر غور وفکر کرتے ہیں، پھر جوڑوں میں اپنی رائے پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں اور آخر میں مختلف نقطۂ نظر سے اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لیے کمرۂ جماعت میں بہترین انداز میں بحث ومباحثہ میں حصہ لیتے ہیں۔

اے کے یو ای بی ڈیجیٹل لرننگ سلوشن پاورڈ بائی نالج پلیٹ فارم

(AKU-EB Digital Learning Solution Powered by Knowledge Platform)

وضاحت:

یہ ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے جو مختلف اور جامع موضوعات سے متعلق ویڈیوز، گیمز اور دیگر مواد فراہم کرتا ہے جنھیں مضمون کی سمجھ اور فہم بڑھانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مزید معلومات کے لیے درج ذیل لنک دیکھیے:

https://akueb.knowledgeplatform.com/login

سوال پوچھنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) [Questioning Technique (Socratic Approach)]

وضاحت:

یہ طریقۂ تدریس، سقراطی مکالمے کی بنیاد پر فکر انگیز سوالات پیش کر کے تنقیدی سوچ کو متحرک کرتا ہے۔ یہ سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ خیالات کا مطالعہ کریں، اپنے استدلال کا جواز پیش کریں اور تحقیق کے عمل کے ذریعے علم کے دریچوں کو مزید وسعت دیتے رہیں۔

مثال:

استاد اخلاقیات کی کلاس میں انصاف کے معنی پر بحث کو آگے بڑھانے کے لیے سقراطی نقطۂ نظر استعمال کرتا ہے۔ تحقیقاتی سوالات کا ایک سلسلہ پوچھ کر، طلبہ اخلاقی اصولوں اور معاشرتی اقدار کی گہری کھوج میں مشغول ہوتے ہیں۔

عملی مظاہرہ (Practical Demonstration)

ایک ایسا طریقۂ کار جہاں سیکھنے والے نظریات یا مہارتوں کے حقیقی زندگی کے اطلاق کا عملی مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس عملی مظاہرے میں نظریاتی تصورات کو حقیقی دنیا کے منظر ناموں کے ساتھ ملا کر فہم، مہارت کے حصول، اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو بڑھایا جاتا ہے۔

مثال:

استاد فوڈ اینڈ نیوٹریشن کی کلاس میں مچھلی کو بھرنے (اس کے اندر مختلف مصالحہ جات وغیرہ) کے لیے مناسب تکنیک کا مظاہرہ کرتا ہے۔ طلبہ مچھلی کے اندر مصالحہ جات بھرنے کے عمل، چھری کے درست استعمال اور کھانا پکانے کے عمل کا مشاہدہ کرنے کے بعد خود اس کا عملی مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔

اظہارِ تشکر

آغاخان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ (AKU-EB) اسلامیات SSC-II ای مارکنگ نوٹس کو ترتیب دینے میں اہم کردار ادا کرنے والے تمام افراد کی گراں قدر شراکت کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہے۔

ہم ڈاکٹر محمد زوہیب، لیڈ اسپیشلسٹ، اسلامیات (AKU-EB) کو ای مارکنگ کے پورے عمل کے دوران مضمون کی قیادت کرنے پر تہہ دل سے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

ہم خاص طور پر محترمہ عذرا پروین (پرنسپل مارکر)، ماما پارسی گرلز سیکنڈری اسکول، کراچی اور محترم جناب عبد الغفور (پرنسپل مارکر)، ایچ پی ایس، کراچی کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے تمام سوالات کی کارکردگی کا جائزہ لیا، امیدواروں کے جوابات میں خوبیوں اور کمزوریوں کو بیان کیا اور بہتر کارکردگی کے لیے سفارشات کے ساتھ تدریسی طریقہ کار کو اجاگر کیا۔

مزید برآں! ہم جائزہ لینے والی معزز ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے ای مارکنگ نوٹس کی مجموعی کارکردگی، بہتر اور کمزور جوابات اور تدریسی حکمتِ عملی کی توثیق کے ساتھ ساتھ بہتری کی تجاویز اور تعمیری تاثرات میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔

ان شراکت داروں میں شامل ہیں:

- فرحان خان، اسپیشلسٹ، کریکولم اینڈ ایگزامینیشن ڈیویلپمنٹ AKU-EB
- منیرہ محمد، لیڈ اسپیشلسٹ، اسیسمنٹ، AKU-EB
- زین الملوک، منیجر، ایگزامینیشن ڈیویلپمنٹ، AKU-EB
- رابعہ ہیرانی، منیجر، کریکولم ڈیویلپمنٹ، AKU-EB
- ڈاکٹر نوید یوسف، سی ای او، AKU-EB